نور العرفان
سوانح و فرمودات
قطب الاقطاب مولانا محمد امین قریشی اویسی کشمیری
تصنیف و تالیف
جناب محمد نور الدین اویسی جناب ڈاکٹر محمد رمضان اویسی
شعبہ نشر و اشاعت
سلسلہ عالیہ اویسیہ ایبٹ آباد (ہزارہ)

سوانح و فرمودات

الحاج قطب الاقطاب مولوی **محمد امین** قریشی اویسی کشمیری

—— تصنیف و تالیف ——

جناب محمد نور الدین اویسی — جناب ڈاکٹر محمد رمضان اویسی

شعبہ نشر و اشاعت سلسلہ عالیہ اویسیہ ایبٹ آباد (ہزارہ)

سلسلہ اویسیہ پبلی کیشنز ۱۴

ترمیم و تصحیح شدہ ایڈیشن (چہارم)

طباعت : دسمبر ۲۰۱۰ء

ملنے کا پتہ

شعبہ نشر و اشاعت سلسلہ اویسیہ

۳۴۰۴ لنک روڈ۔ ایبٹ آباد (ہزارہ) پاکستان

کتابت : محمد صدیق چشتی ۔ لاہور

دی۔ شام کے قریب ایک لاری مل گئی اور ہم اسی رات مظفر آباد پہنچ گئے۔ دوسرے دن حضور قبلہ عالم شاہراہ کشمیر پر بارہمولہ سے آگے سوپور قصبہ کی راہ اپنے دولت کدہ تشریف لے گئے۔ مَیں اور سخی صاحب سری نگر شہر پہنچ گئے۔ دورانِ سفر ایک عجیب واقعہ رونما ہُوا۔ مظفر آباد سے سری نگر کی طرف ہم لاری میں سوار جا رہے تھے۔ کہ مظفر آباد شہر سے تقریباً بیس میل کے فاصلہ پر لاری میں بیٹھے بیٹھے اچانک خود بخود میرے ذہن پر ایک خیال اُبھرا کہ کیا یہ ایک غیر معروف شخصیت جس کی ظاہری شکل و شباہت سے بھی امام مہدی علیہ السلام ہونا محسوس نہیں ہوتا۔ امام مہدی ہوسکتی ہے۔ اِس خیال کے اُبھرنے کے ساتھ ہی مجھ پر یک لخت غنودگی طاری ہوگئی۔ مَیں دیکھتا ہوں کہ ایک تالاب ہے۔ تالاب کے بیچ میں ہی وُہ ہستی کھڑی ہے۔ کنارے پر حضور قبلہ عالم کھڑے ہیں۔ مَیں سوچ رہا ہوں کہ مَیں اِس ہستی کو سجدہ کروں یا حضور قبلہ عالم کو سجدہ کروں۔ اچانک حضور قبلہ عالم اس ہستی کے قریب آگئے اور دونوں ہستیاں آپس میں بغلگیر ہوگئیں۔ اب دیکھتا ہوں حضور قبلہ عالم کھڑے ہیں۔ مَیں نے فوراً انہیں سجدہ کیا۔ بس مجھ پر سے غنودگی ہٹ گئی ــــ اِس اچانک خیال اور مشاہدہ سے مَیں۔ حیرت میں آگیا۔ خوفزدہ ہُوا۔ کہ یہ کیا کیفیت دیکھنے میں آئی۔ خوف کے مارے مَیں حضور قبلہ عالم سے بھی کچھ کہہ نہ سکا۔ اِس کے بعد بات ذہن سے اُتر گئی ایک سال گزرا۔ حضور قبلہ عالم شہر تشریف لائے۔ محمد حنیف صاحب کے گھر تشریف فرما تھے۔ قبلہ سخی صاحب بھی مجلس میں موجود تھے اور بھی مرید موجود تھے۔ ذکر حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ہو رہا تھا۔ اس وقت پھر وہ کیفیت ذہن پر آئی۔ مَیں نے حضور سے یہ کیفیت بیان کی حضور قبلہ عالم سُنتے ہی غصّہ کی حالت میں فرمانے لگے۔ ہم اس خطرے کے مدِّ نظر تمہیں ساتھ لیجانے پر آمادہ نہ تھے۔ کہ تم شک کا شکار ہو جاؤ گے۔ یہ واقعات ابھی صیغہ راز میں ہیں۔ ایسے واقعات میں متضاد کیفیتیں دیکھنے میں آتی ہیں۔ جن میں عقل شک کا شکار ہو جاتی ہے۔ یا افشائے راز سے جان کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اس وقت سخی صاحب نے بھی زیادتی کی۔ تمہارے ساتھ لے جانے پر زور دیا۔ مجھے ڈر تھا کہ کسی وقت تم حادثہ کا شکار ہو جاؤ گے۔ تاہم مجھے تمہارا ہر وقت خیال رہا ــــ تمہاری قسمت اچھی تھی حادثہ سے بچ گئے۔ تمہیں ہماری صُحبت

نے بچا لیا ـــ کہ بیشتر تم پر انکشافات ہو چکے تھے۔ دیکھو پیر کی راہنمائی میں۔ پیر کے قول پر عمل کیا کرو۔ پیر کے حکم کے خلاف اپنی پسند پر نہ چلا کرو ـــ یہ نازک مقام ہوتا ہے جب تک سینہ میں کشادگی اور عقل میں پختگی نہ ہو ـــ انسان شک و ظن میں اُلجھ کر مراتب سے گر جاتا ہے۔

ایک بار حضور قبلہ عالم شہر تشریف لائے۔ تو آپ نے اِس سلسلہ میں مشاہدہ کرنے سے باز رکھا۔ مگر ماسٹر غلام محمدؐ اور قبلہ سخی صاحب کبھی کبھی ان کے متعلق مراقبہ میں بتاتے کہ آپ کہاں کہاں سے گزرے۔ قبلہ سخی صاحب مجھے مراقبہ میں بٹھا کر توجہ دیتے اور حضرت امام مہدی علیہ السلام سے متعلق حالات پوچھتے۔ یہاں تک کہ ہم انہیں شام تک دیکھتے رہے۔ ماسٹر غلام محمدؐ نے بھی اُن کے شام تک پہنچنے کی خبر دی۔ اس کے بعد انہوں نے بہت کوشش کی مگر انہیں آگے کے حالات مشاہدہ نہ ہو سکے۔ مگر قبلہ سخی صاحب کی توجہ سے میں انہیں فلسطین اور مدینہ منورہ تک دیکھتا رہا۔ آخری بار مجھے قبلہ سخی صاحب نے مراقبہ میں بٹھایا۔ تو میں نے اُنہیں مدینہ منورہ کے بازار میں کوئی چیز فروخت کرتے دیکھا۔ اِس کے بعد مجھ پر قبض طاری ہوا ـــ اور میرا مشاہدہ بند ہو گیا۔ پھر یہ تصور ہی ہر ذہن سے خارج ہو گیا ـــ

اِس واقعہ میں ایک باریک نکتہ سامنے آتا ہے۔ کہ اس زمانہ میں حضرت امام مہدی کے ظہور ہونے کی شہرت عام پھیل چکی تھی۔ لوگوں کا خیال تھا۔ کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہونے والا ہے۔ چنانچہ اکثر فقراء نے بھی اعلان کیا کہ حضرت امام مہدیؑ کا ظہور ہونے والا ہے۔ اِس سلسلہ میں جہاں تک حضور قبلہ عالم کا قافلہ کو بار بار دیکھنا ـــ اور امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کے متعلق۔ احادیث بیان کر کے یہ واضح کرنا۔ کہ

اِذَا جَآءَ عَسَاكِرُ مِنْ جَانِبِ الْخُرَسَانَ فَتَجَسَّسُوْا فَاِنَّ خَلِيْفَةَ اللهِ الْمَهْدِیْ فِيْهِمْ

حضور اس حدیث کا حوالہ دے کر فرماتے ہیں۔ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ مِنْ جَانِبِ الْخُرَاسَانَ ـــ خراسان کی جانب سے ایک جماعت ہجرت کر کے نکلے گی۔ پس تجسّس کرو اس قافلہ میں خلیفۃ اللہ المہدی ہوں گے۔ یہی وہ قافلہ ہے جسے حضور بار بار خان پور تک

دیکھتے رہے۔ حضور قبلہ عالم نے فرمایا۔ امام مہدی اس قافلہ میں موجود ہیں ــــ لیکن عمر کے لحاظ سے۔ جب کہ سُنا گیا ہے۔ کہ ظہور مہدی آپ کی چالیس سال کی عمر میں ہوگا۔ اس حساب سے زمانہ کافی گزر چکا۔ مگر امام مہدی کا ظہور نہ ہُوا ــــ دیکھنا یہ ہے۔ کہ باوجود فقراء کے اعلان کے وقت پر امام مہدی علیہ السّلام کا ظہور نہیں ہُوا۔ گزشتہ زمانوں میں بھی ایسا ہی ہوتا رہا۔ کہ زمانہ کے فقراء اکثر وقتوں میں ایسی ہی پیش گوئیاں کرتے رہے۔ مگر حضرت امام مہدی علیہ السّلام کا ظہور نہ ہُوا ــــ

حضور قبلہ عالم فرماتے ہیں کہ عالی جاہ شاہ صاحب نے فرمایا ــــ کشمیری ظہُور مہدی علیہ السّلام کا وقت آگے چلا گیا۔ حضور نے عرض کی کہ کیا ہم وہ زمانہ پائیں گے ؟ ــــ عالی جاہ شاہ صاحب نے فرمایا ــــ "شاید" ــــ چنانچہ حضور کے زمانہ میں ظہور مہدی کی شہرت عام ہو گئی ــــ مگر تا حال ان کا ظہور نہیں ہُوا ــــ لیکن جہاں تک حضور قبلہ عالم کے تجسّس کا تعلق ہے۔ حضور قبلہ عالم نے اِس سلسلہ میں بہت سے انکشافات کیے۔ جن میں قافلہ میں ایک مخصوص ہستی کی نشاندہی فرمائی جس کا تعلق ظہورِ مہدی علیہ السّلام سے ہی تھا۔ اور لوگوں نے یہ باور کر لیا۔ کہ اس قافلہ میں حضرت امام مہدی علیہ السّلام شامل ہیں۔ یہ ایک خاص نکتہ ہے جو وضاحت طلب ہے۔ کہ حضور قبلہ عالم کی حیات میں حضرت امام مہدی علیہ السّلام کا ظہور نہ ہُوا۔ لیکن یہ امر مسلّمہ و محقّق ہے۔ کہ حضور قبلہ عالم نے حضرت امام مہدی علیہ السّلام کے ظہور کی حقیقت کو پا لیا۔ جس حقیقت سے بہت کم فقراء آگاہ ہیں۔ وہ ایک کیفیت پاتے ہیں۔ مگر اس کیفیت کی اصل تک ان کا ادراک نہیں۔ حضور قبلہ عالم ظہور مہدی علیہ السّلام کے متعلق محی الدین ابنِ عربی رضی اللہ عنہ کا ایک واقعہ فصوص الحکم سے بیان فرماتے ہیں۔

محی الدین ابنِ عربی کے نزدیک امام مہدی علیہ السّلام کا ظہور ایک حقیقی واقعہ ہے۔ جو حدیث سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ سے التجا کی کہ مجھے حضرت امام مہدی علیہ السّلام اور ان کے ظہور کے وقت کا علم دیں۔ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ پر ایک تجلّی وارد ہُوئی۔ اور آپ بے ہوش ہو جاتے سات بار آپ نے التجا کی مگر ہر بار آپ پر تجلّی وارد ہوتی اور آپ

شدّتِ تجلّی[1] سے بے ہوش ہو جاتے ــــ چنانچہ ابنِ عربی نے استدعا کی کہ انہیں ظہورِ مہدی علیہ السلام کے آثار دکھائے جائیں۔ لہٰذا آپ نے ظہور مہدی علیہ السلام کے متعلق زمانے کے آثار کی نشاندہی کی کہ زمانہ میں کیسے حالات رونما ہوں گے۔ ظاہر ہے کہ زمانہ قدیم کے فقراء کا نور مہدی کا مشاہدہ کر کے ظہور مہدی کا اعلان کرنا۔ اور پھر ظہور مہدی نہ ہونا ــــ عوام الناس کے لیے شک وظن کا سبب بنا۔ لیکن یہ حقیقت ہے۔ کہ صاحبِ مشاہدہ فقراء کے نزدیک ظہور مہدی علیہ السلام ایک واقع ہونے والی حقیقت ہے۔ لیکن اکثر اس عدم واقع ظہور کی اصل علامت کو نہ سمجھنے کے باعث خاموش ہیں۔ اور جب ظہور مہدی علیہ السلام کی اصل حقیقت کو نہ پایا گیا۔ تو خود محققین اسلام نے بسبب اس حقیقت کو نہ سمجھنے کے مختلف تاویلیں کیں۔ بلکہ دبی زبان میں۔ اس واقعہ کی نفی کر کے اس حقیقت کو وہم وظن یا قدما (قدیم) کا اختراعی[2] تصوّر قرار دیا۔ اور ظہور مہدی

---

[1] اس کیفیت میں دو تاویلیں ہو سکتی ہیں۔ ایک یہ کہ ظہور مہدی کو اخفا میں رکھنا منظور ہے۔ سو اللہ تعالیٰ کا آپ پر تجلّی ڈال کر بے ہوش کرنے کا مقصد اس امر کو اخفا میں رکھنا ہے ــــ دوسری تاویل یہ ہے۔ کہ جب مَیں نے بانڈی پوُرہ میں حضور سے حضرت مہدیؑ کو دیکھنے کی التجا کی تو مراقبہ میں ــــ میرا تصوّر قافلہ میں اس مخصوص ہستی کی طرف ہوتا۔ جسے حضور قبلہ عالم ملنا چاہتے تھے۔ مگر حقیقتاً حضورؒ کی توجہ سے مجھ پہ اصل کیفیت آتی۔ کہ مَیں ان کے نوُر (روُح) کو ایک عظیم نور کی شکل میں دیکھتا۔ تو ابنِ عربی پر یہی نور متجلّی ہوتا ہو جس سے وہ بے ہوش ہوتے ہوں۔ ظاہراً میرا مشاہدہ ۔ فنائے شیخ کی صورت میں تھا۔ اِس وجہ سے میرے مشاہدہ میں تجلّی پیرِ اکمل کے قلب سے ہو کر آتی جس وجہ سے مجھ پر بے ہوشی طاری نہ ہوتی۔ کیونکہ ابنِ عربی بذاتِ خود مشاہدہ کرتے ۔ اِس وجہ سے وہ نور مہدی علیہ السلام کے متحمّل نہ ہوتے مگر حضور قبلہ عالم مقامِ فنا و بقا پر فائز تھے ۔ اِس لیے آپ پر نور مہدی علیہ السلام کا مشاہدہ آسان تھا۔

[2] چنانچہ مفکرِ پاکستان علامہ اقبال صاحب نے بھی اس عقیدہ کی نفی کی ہے کہ ”مسلمانوں نے یہ عقیدہ ہندو عقیدہ ”کلنکی اوتار“ سے لیا ہے۔ حقیقتاً امام مہدیؑ کا ظہور ہونا محض اختراعی نظریہ ہے۔“

علیہ السلام کے تصور کے ساتھ نصاریٰ اور علمائے اسلام (یعنی فقراء) نے نزولِ عیسیٰ علیہ السلام کو بھی شامل کیا۔ کہ حضرت امام مہدی کے ظہور کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول بھی ہوگا۔ اِس حقیقت کو جب کہ قرآن سے اس امر کی شہادت میسّر نہیں (سوائے حدیث کے) اِس حقیقت میں بھی تاویلات کر کے۔ غلط مفروضہ قرار دیا ہے۔ کہ یہ نظریہ عیسائیوں کے عقائد سے اختراع کیا گیا۔ ورنہ اس امر کی کوئی حقیقت نہیں اس نظریہ کی نفی کو جماعتِ احمدیہ کے نظریہ نے تقویت دی۔ جب کہ ان کے نزدیک جماعتِ احمدیہ کے بانی۔ مرزا غلام احمد نے خود کو مہدی موعود ـــــ اور مسیح موعود قرار دیا۔ تو علمائے اسلام نے اس نظریہ کی ضد میں سِرے سے ظہورِ مہدی اور نزولِ عیسیٰ علیہ السلام کی نفی کر دی کہ اسلام میں درحقیقت ایسا کوئی نظریہ موجود ہی نہیں۔ دراصل اس نفی کا سبب اصل حقیقت سے عدمِ واقفیت ہے۔

بلاشبہ قرآنی عقائد و نظریات کی اساس۔ قرآنی شہادت اور حدیث پر ہوتی ہے۔ قرآن میں احکامات ہیں۔ جو واضح ہیں۔ ان احکامات کی تفسیر حدیث سے بھی واضح ہو جاتی ہے۔ اِس کے علاوہ قرآن میں قصص (گزشتہ انبیاء کے واقعات) ہیں۔ جن کی شرح کی ضرورت نہیں۔ البتہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قصہ کچھ واضح ہے۔ اور کچھ تشبیہی ـــــ اِس طرح قرآن میں بعض واقعات یکسر متشابہ ہیں۔ جن کی واضح تفصیل قرآن میں بیان نہیں کی گئی۔ بعض کی تفسیر حدیث سے ہوتی ہے۔ اور کچھ کی حدیث سے بھی واضح نہیں۔ لٰہذا یہ تسلیم کرنا ضروری ہے۔ کہ قرآن میں دیئے گئے واقعات ـــــ نظریات و عقائد ـــــ متشابہات سے تعلق رکھتے ہیں۔ اِس ضمن میں یہاں چند نظریات کا ذکر کرتے ہیں۔

جاننا چاہیئے کہ درحقیقت پیدائش حضرت عیسیٰ علیہ السلام شعائر اللہ۔ آیات سے تعلق رکھتی ہے۔ جس میں آپ کی پیدائش۔ آپ کا صلیب پانا۔ قتل ہونا ـــــ اور رَفع متشابہات سے تعلق رکھتا ہے۔ اس لئے نزولِ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی متشابہات سے تعلق رکھتا ہے۔ اِس کے علاوہ خروجِ دجال۔ قیامِ قیامت ـــــ اور بعض امورِ غیب۔ یہ سب متشابہات سے تعلق رکھتے ہیں۔ اِسی نسبت سے ظہورِ امام مہدی علیہ السلام اور نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی متشابہات سے تعبیر ہے۔ اور یہ امور مصلحتِ الٰہی کے تابع مخفی رکھے گئے ہیں۔ جیسے

قیامِ قیامت کو مخفی رکھا گیا ہے۔ان امور کا ازروئے شریعت تسلیم و اقرار جائز ہے۔ سوائے اس کے کہ ایسے نظریات عقلی تاویلات سے سمجھنا یا تسلیم کرنا ممکن نہیں اس لیے ظہورِ مہدی علیہ السّلام اور نزولِ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام اِسی نوع کے امور سے تعلق رکھتا ہے۔حضرت امام مہدی علیہ السّلام کے ظہور کا تصوّر حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی احادیث سے بھی ثابت ہے۔درحقیقت اس نظریہ کی نفی کا اصل سبب علمائے اسلام کی اصل حقیقت نہ سمجھنے کے باعث ـــــ دوسرے اکثر زمانوں میں فقراء کے اعلان کے باوجود حضرت امام مہدیؑ کا ظہور نہ ہونا اس نظریہ کی نفی کا سبب بھی ہے ـــــ یہاں اس نکتہ کو سمجھنا ضروری ہے۔کہ فقراء کا ظہور مہدی علیہ السّلام کا اعلان کرنا۔ان کے باطنی مشاہدہ سے متعلق ہے۔کہ وہ باطناً حضرت امام مہدی علیہ السّلام سے متعلق ایک کیفیت کا مشاہدہ کرتے ہیں۔جو ایک حقیقت ہے۔مگر ظاہراً اس کا ظہور نہ ہونا ـــــ یہی ایک نکتہ ہے۔ جس پر عقلی طور احاطہ نہیں کیا جاتا ـــــ اس نکتہ کی وضاحت ہم قرآنی آیات کی روشنی میں پیش کریں گے۔

قرآن نے سیرتِ انبیاء سے متعلق ایک تفصیلی بیان پیش کیا۔جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی پیدائش کا خصوصی ذکر ہوا ہے۔" آیت"

اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰۤی اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰہِیْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ۝

تحقیق اللہ نے منتخب کیا۔آدم کو ـــــ نوح کو ـــــ ابراہیم و آلِ ابراہیم کو ـــــ اور خصوصاً آلِ عمران کو تمام لوگوں میں سے۔(پارہ ۳۔سورۃ ۳۔آیت ۳۳)

اس آیت میں آلِ عمران کی خصوصیت کا ایک مکمل باب قرآن نے پیش کیا۔اس کی ابتداء آلِ عمران سے ہی ہوتی ہے۔

اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَکَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ ۚ اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ پارہ ۳۔سورۃ ۳۔آیت ۳۵)

جب کہا عمران کی بیوی نے۔اے رب میں نذر کرتی ہوں تیرے لیے جو میرے پیٹ میں ہے۔ پس تو قبول کر ـــــ تحقیق تو سننے والا جاننے والا ہے۔